سامی مذاہب کے دینی ادب میں رشوت کی ممانعت کا تقابلی جائزہ

A Comparative Study of the Prohibition of Bribery in the Religious Literature of the Semitic Religions

فہد حمید[I] ڈاکٹر جنید اکبر[II] ڈاکٹر محمد اکرام اللہ[III]

Abstract

Bribery is the practice of offering professional money or other favors in order to circumvent ethics in a variety of professions. It is a form of corruption and is generally illegal, or at least cause for penalties from professional organizations. This study focuses on the meaning and types of Bribery in Semitic religions, followed by the detailed discussion by elaborating the legal status of its various types from sacred text and interpretations. The literature review confirmed the research gap about the lack of scholarly work about the comparison of the ruling about bribery in Semitic religions. The descriptive method is used in the first part of the study along with an analytical and comparative approach in the discussion. Transactional and Variance bribery were discussed in detail. After analysis of the related texts about bribery in Semitic religions, the study concluded that Islamic teaching prohibited all types of bribery, however in Judaism and Christianity the transactional bribery is permissible, although it is not encouraged. Likewise, offering bribery to save guard personal rights or from any injustice is permissible in Islam. All Semitic religions discourage the practice of bribery and it is punishable accordingly.

Key words: Transactional, Variance Bribery, Islam, Judaism Christianity

تعارف

مذاہب بنیادی طور پر ایسے قوانین وضع کرتے ہیں جن کی بدولت معاشرے میں امن و سکون اور فلاح عامہ ہو۔ یہ الگ بات ہے کہ سب مذاہب کے قوانین میں توازن موجود نہیں ہوتا، کیونکہ غیر سامی مذاہب وحی جیسی قانون سازی سے محروم رہتے ہیں اور انسانی عقل کی وساطت سے جو قانون سازی کی جاتی ہے اس میں کمی بیشی لازمی موجود ہوتی ہے۔ چونکہ سامی مذاہب میں وحی کے ذریعہ سے قانون سازی کی جاتی ہے تو اس وجہ سے یہ بات یقینی ہوتی ہے کہ ایک تو قوانین کے اندر توازن ہوگا یعنی ہر شخص و ہر طبقہ کے لیے مفید ہوتے ہیں اور دوسری طرف یہ قوانین یقینی طور پر معاشرتی فلاح پر مبنی ہوتے ہیں۔

I ایم فل سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ہری پور، ہری پور

II ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ہری پور، ہری پور

III ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ہری پور، ہری پور

زیر نظر مقالہ میں رشوت سے متعلق سامی مذاہب میں ممانعت کا تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے تا کہ تمام مذاہب کا نقطہ نظر واضح ہو سکے اور اس ناسور کی سامی مذاہب میں مذمت واضح ہو اور ممانعت کی تفصیلات عام قارئین اور اہل علم کے لیے دستیاب ہو سکے۔

ہر دور میں اہل علم مکالمہ بین المذاہب کی کوشش کرتے رہے ہیں تا کہ دنیا میں امن و سکون کا ذریعہ بن سکیں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کو مشترکہ باتوں کی طرف لا کر اختلافات کو کم سے کم کیا جا سکے۔ اسی وجہ سے ہر دور میں مختلف مذاہب کی مشترکہ باتوں کو یکجا کرنے کی کوشش کی جاتی رہی تا کہ سامی مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کو اپنے مذاہب کی روشنی میں رشوت کی ممانعت اور سزا کے احکامات ایک جگہ پر میسر ہوں۔

بنیادی سوالات

زیر نظر مقالہ میں بنیادی سوالات درج ذیل ہیں۔

- سامی مذاہب میں رشوت کا معنی و مفہوم کیا ہے؟
- رشوت لینے یا دینے کے بارے میں سامی مذاہب کے احکامات کیا ہیں؟
- سامی مذاہب سے مراد اسلام، یہودیت اور عیسائیت ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

سامی مذاہب میں رشوت پر درجہ ذیل کتب تحریر ہو چکی ہیں۔ جن کو مذکورہ ترتیب سے تفصیل سے زیر بحث لایا جائے گا۔

- Richard L. Langston, Bribery and the Bible, CampusCrusadeAsia Limite, Singaore, 1991.

اس کتاب میں بائبل کی روشنی میں رشوت کی ممانعت کے احکامات اور اس کی اقسام کو مثالوں کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

- Ronald, L.kotesy, Missionaies and Bribes, USA,Wilmore, 2012.

اس کتاب میں مذہب یہودیت اور عیسائیت میں رشوت کی چند صورتیں ذکر کی گئیں ہیں اور اس کے ساتھ رشوت کی اقسام کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

- عبداللہ بن عبدالمحسن الطریقی، جریمۃ الرشوۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ، مترجم مولانا نصیر احمد ملی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2005ء۔

اس کتاب میں مذہب اسلام میں رشوت کی تعریف، رشوت کی اقسام، اس کے احکامات اور اس کی ممانعت قرآن و سنت کو مد نظر رکھ کر بیان کی گئی ہے۔

- عبدالوہاب محمد جامع ایلیشن، احکام الرشوۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ، مجلۃ الشریعۃ عالدراسات الاسلامیۃ، جامعۃ الکویت، ربیع الاول 1434ھ۔

اس آرٹیکل میں مذہب اسلام میں رشوت کے متعلق احکامات کا ذکر کیا گیا ہے لیکن زیادہ تفصیل کے ساتھ ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

- دکتور قاضی حفیظ الله، رشوت اورقضاوت، دافغانستان ملی تحریک فرهنکی حانکه، 1393ھ

یہ پشتو زبان میں لکھی گئی کتاب ہے۔ اس کتاب میں رشوت فیصلہ کرنے میں لینے کے متعلق احکامات کا ذکر کیے گئے ہیں۔

مذہب اسلام میں رشوت کا حکم

رشوت کے لغوی معنی

رشوت عربی زبان کے لفظ رشاء سے ماخوذ ہے۔ رشاء رسی کے لیے اور خصوصا ایسی رسی کے لیے بولا جاتا ہے جس کو ڈول کے ساتھ باندھ کے پانی نکالا جاتا ہے۔

لفظ رشوت کا استعمال جن معانی کے لیے کیا جاتا ہے وہ درجہ ذیل ہیں:

المخصص اور الجراثیم میں مذکور ہے:

والرشاء: الحبل، يقال منه: أرشيت الدّلو[1]

"رشاء: رسی، بعض نے کہا ڈول میں رسی لگائی۔"

کتاب العین میں مذکور ہے:

"رشو: الرَّشو: فعل الرَّشوة.. رشوته أرشوهُ رشواً. والمراشاةُ: المحاباةُ. والرَّشاة[2]

"رشو: کو رشوت کا فعل قرار دیا ہے، المراشاۃُ کا مطلب ہوا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا۔"

"بِرْطيل مفردج بَراطيلُ: رِشْوة، "البَراطيلُ تَنْصُر الأباطيلَ"[3]

"برطیل واحد ہے اور اس کی جمع براطیل ہے اور یہ رشوت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے کہا جاتا ہے رشوت باطل کاموں میں معاون ہوتی ہے۔"

رشوت کی تعریف

رشوت کی فقہاء کرامؒ نے مختلف انداز سے تعریفیں کیں ہیں، ان میں سے کچھ زیادہ مشہور دو تعریفیں ذکر کی جاتیں ہیں۔

پہلی تعریف

رشوت کی تعریف ان الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے:

الرشوة: ما يعطى لإبطال حق، أو لإحقاق باطل[4]

" رشوت ایسے عطیہ کو کہا جاتا ہے جو اس غرض کے ساتھ دیا جائے، جس کے ساتھ حق کو باطل یا باطل کو حق ثابت کیا جائے۔"

اس تعریف میں ہر وہ عطیہ رشوت کے حکم میں آئے گا، جو اس غرض کے ساتھ دیا جائے کہ جس کے ساتھ حق کو باطل اور باطل کو حق ثابت کیا جاسکے، لیکن اس تعریف سے وہ صورتیں خارج ہو جائیں گئیں جو ان کے علاوہ بنتیں ہیں جیسے اپنے کام کو جلدی کروانے کی غرض سے دی گئی رشوت وغیرہ۔

دوسری تعریف

وأخذ الأموال على فعل ما يجب على الأخذ أو تركه، أو فعل ما يجب عليه تركه[5]

"جس کام کا کرنا اس کے لیے واجب ہے اس کام کے چھوڑنے پر معاوضہ لینا اور جس کام کا چھوڑنا اس کے لیے ضروری ہے اس کام کے کرنے پر معاوضہ لینا۔"

کافی حد تک یہ رشوت کی ایک جامع تعریف بن رہی ہے، اس تعریف میں بالکل واضح کر دیا گیا ہے کہ جس کام کا کرنا شارع نے ہمارے لیے ضروری کر رکھا ہے، جب اس کام کو نہ کرنے کے لیے معاوضہ لیا جائے گا تو یہ معاوضہ رشوت میں شامل ہو گا، اسی طرح جس کام کے چھوڑنے کا شارع نے حکم دے رکھا ہے کہ یہ کام تم نے نہیں کرنا، اب اگر اس کام کے کرنے کا معاوضہ لیا جائے گا تو یہ معاوضہ رشوت کے حکم میں داخل ہو گا۔

رشوت قرآن کریم کے تناظر میں

مذہب اسلام باقی مذاہب کی طرح رشوت کی مذمت کرتا ہے۔ مذہب اسلام کسی بھی باطل طریقہ کے ساتھ دوسروں کا مال کھانے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ باطل طریقے سے مال کھانے کے بارے میں قرآن مجید میں مذمت بیان کی گئی ہے۔

رشوت کی مذمت میں قرآن کریم کی پہلی آیت کریمہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ذکر فرماتے ہیں:

وَلاَ تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا فَرِيْقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ[6]

"اور نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس میں ناحق اور نہ پہونچاؤ ان کو حاکموں تک کہ کھا جاؤ کوئی حصہ لوگوں کے مال میں سے ظلم کر کے (ناحق) اور تم کو معلوم ہے۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے باطل طریقوں سے مال نہ کھانے کا حکم دیا ہے۔ مال کھانے کے کئی باطل طریقے شریعت اسلامیہ میں مذکور ہیں، جن کی تفصیلات ہمیں قرآن وسنت میں ملتی ہیں، جن میں رشوت کو سر فہرست قرار دیا گیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے "وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا فَرِيْقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔" ذکر فرما کر رشوت کی طرف اشارہ دے دیا کہ تم حکام کے پاس اپنا مال نہ پہنچاؤ کہ اس مال کو حاکموں کو دینے کی وجہ سے تم لوگوں کا مال ظلم سے کھاؤ۔

الوسیط فی تفسیر القرآن میں اس آیت کی تفسیر میں مذکور ہے:

بأن ترشوا الحاكم ليقضي لكم[7]

"حاکم کو اس غرض سے رشوت دینا تاکہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کرے۔"

المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز تفسیر میں مذکور ہے:

تُدْلُوا من أرسل الدلو والرشوة من الرشا، كأنها يمد بها لتقضى الحاجة" [8]

"رشوت (رشا) سے ہے، گویا کہ اپنی حاجت کے مطابق فیصلہ کرانے کی غرض سے کسی کو دینا۔"

التفسیر الکبیر میں اس کی تفسیر میں مذکور ہے:

أَيْ لَا تُرْشُوهَا إِلَيْهِمْ لِتَأْكُلُوا طَائِفَةً مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ[9]

" یعنی ان تک رشوت نہ پہنچاؤ تاکہ تم لوگوں میں سے کسی گروہ کا باطل طریقہ کے ساتھ مال کھاؤ۔"

ان تفاسیر میں باطل طریقے سے مراد دوسرے طریقوں کے ساتھ رشوت کا ذکر کیا گیا ہے کہ تم حکام تک رشوت پہنچا کر لوگوں کا مال باطل طریقے کے ساتھ نہ کھاؤ۔

رشوت کی مذمت میں قرآن کریم کی دوسری آیت کریمہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہودی علماء کی بری عادات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ[10]

" یہ کان لگا کر جھوٹی باتیں سننے والے، جی بھر کر حرام کھانے والے ہیں۔"

اس آیت کریمہ میں "لِلسُّحْتِ" سے مراد مفسرینؒ رشوت ہی لیتے ہیں۔

السحت کی وضاحت میں مفسرین کرام کے اقوال

- **حضرت علیؓ سے "السحت" کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:**

  "الرشی"[11] "رشوت ہے۔"

- **تفسیر مجاہد میں اس کی تفسیر میں ذکر کیا گیا ہے:**

  الرِّشْوَةَ فِي الْحُكْمِ وَهُمُ الْيَهُودُ[12]

  "فیصلہ کرنے میں رشوت دینا اور یہ کام یہودی کرتے تھے۔"

- تفسیر مقاتل بن سلیمان **میں اس کی تفسیر میں ذکر کیا گیا ہے:**

  أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ يعني الرشوة فِي الْحُكْم[13]

  "وہ کھاتے ہیں سحت یعنی فیصلہ کرنے میں رشوت۔"

- جامع البيان في تأويل القرآن **میں اس کی تفسیر میں ذکر کیا گیا ہے:**

  ويقبلون الرُّشَى[14]

  "اور وہ قبول کرتے ہیں رشوت۔"

- تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم میں اس کی تفسیر میں ذکر کیا گیا ہے:

أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ فَهُمْ يَهُودُ[15]

"کھاتے تھے سحت، فیصلہ کرنے میں رشوت پس وہ وہ یہودی تھے۔"

- الکشف والبیان عن تفسیر القرآن میں اس کی تفسیر میں ذکر کیا گیا ہے:

وتأكل رشوة[16]

"اور کھاتے ہیں رشوت۔"

- التفسیر الوسیط للقرآن الکریم میں اس کی تفسیر میں مذکور ہے:

كأكلهم الربا وأخذهم الرشوة[17]

"جیسے سود کا کھانا اور رشوت کا لینا۔"

مختلف تفاسیر نقل کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اکثر مفسرین "للسّحت" سے مراد رشوت ہی لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر یہودی علماء کی بری خصلتوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کا رشوت لینے کا ذکر کر کے اس کی مذمت کرتے ہیں۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا یہ عمل کہ رشوت لیتے تھے اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عمل کی مذمت فرمائی ہے۔

رشوت کی ممانعت احادیث مبارکہ میں

جس طرح اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں رشوت کی مذمت فرماتے ہیں اسی طرح رسول اللہ ﷺ بھی رشوت کی لین دین کی مذمت فرماتے ہیں۔ جن احادیث مبارکہ میں رشوت کی مذمت بیان کی گی ہے ان میں سے چند یہاں پر ذکر کی جاتی ہیں۔

رشوت کی ممانعت میں پہلی حدیث مبارکہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي[18]

"اللہ کی لعنت ہے رشوت لینے اور دینے والے پر۔"

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے دو صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی لعنت کا ذکر کیا ہے:

- جو شخص کسی سے رشوت لے گا۔
- جو شخص کسی کو رشوت دے گا۔

ان دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی لعنت کا ذکر کیا گیا ہے۔

رشوت کی ممانعت میں دوسری حدیث مبارکہ

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے:

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا[19]

"رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے والے اور دینے والے اور واسطہ بننے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ یعنی وہ جو ان دو کے درمیان راستہ بناتا ہے۔"

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے تین صورتوں میں لعنت کا ذکر کیا ہے:

- جو شخص کسی سے رشوت لے گا۔
- جو شخص کسی کو رشوت دے گا۔
- جو شخص ان دو کے درمیان واسطہ بنے گا۔

ان تینوں صورتوں میں رسول اللہ ﷺ نے لعنت کا ذکر کیا ہے۔

رشوت کی ممانعت میں تیسری حدیث مبارکہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

لعَنَ اللَّهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ[20]

"اللہ کی لعنت ہے رشوت لینے اور دینے والے پر جو فیصلہ کرنے میں لیتے ہیں۔"

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے دو صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی لعنت کا ذکر کیا ہے:

- جو شخص کسی سے فیصلہ کرنے میں رشوت لے گا۔
- جو شخص فیصلہ کرنے میں کسی کو رشوت دے گا۔

ان دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی لعنت کا ذکر کیا گیا ہے۔

ان روایات میں رشوت کی حرمت کے واضح احکامات ہیں۔ رشوت کی لین دین کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کا تذکرہ، اس بات کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ یہ کام کتنا برا ہے کہ جو شخص رشوت کی لین دین کرے گا یا ان کے درمیان واسطہ کا کردار اداء کرے گا یا فیصلہ کرنے میں رشوت لے گا یا دے گا تو وہ شخص ملعون ہو گا۔

رشوت کی ممانعت علماء امت کی نظر میں

قرآن وسنت کی روشنی میں علماء کا نظریہ بھی رشوت کی حرمت کی طرف جاتا ہے۔

حضرت ابو بکر جصاصؒ کے بقول تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رشوت "سحت" میں آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے "سحت" پر جو حرمت کا حکم لگایا گیا ہے وہی حکم رشوت کے اوپر بھی آتا ہے، کیونکہ رشوت بھی اسی سحت کے زمرے میں آتی ہے۔

ابو بکر (جصاص) فرماتے ہیں:

قَالَ أَبُو بَكْرٍ اتَّفَقَ جَمِيعُ الْمُتَأَوِّلِينَ لِهَذِهِ الْآيَةِ عَلَى أَنَّ قَبُولَ الرُّشَا مُحَرَّمٌ وَاتَّفَقُوا عَلَى أَنَّهُ مِنْ السُّحْتِ الَّذِي حَرَّمَهُ اللہ تعالیٰ[21]

"اس آیت کریمہ (أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ) کی تاویل کرنے والے تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رشوت کا قبول کرنا حرام ہے۔

اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ رشوت "سحت" سے ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے۔"

ان آیات کریمہ، احادیث مبارکہ اور علماء امت کے اقوال سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی کو رشوت دینا، کسی سے رشوت لینا اور کسی کو فیصلہ کرنے میں رشوت دینا یا لینا حرام ہے۔

رشوت کا جن صورتوں میں دینا حرام نہیں

رشوت کی دو ایسی صورتیں ہیں جن میں رشوت کا دینا حرام نہیں ہو گا، لیکن رشوت جو لے گا اس کے لیے لینا حرام ہو گا[22]۔

پہلی صورت: رفع ظلم کے لیے

اگر حاکم یا کوئی اور ظالم ہے اور وہ رشوت لیے بغیر ظلم کرتا ہے، اگر مظلوم انسان اپنے آپ کو ظلم سے بچانے کی خاطر ظالم کو رشوت دیتا ہے تاکہ اس کی جان بچ جائے تو ظالم کے لیے رشوت کا لینا حرام ہو گا، جب کہ اس مظلوم کے لیے بامر مجبوری حرام نہ ہو گا[23]۔

دوسری صورت: حصول حق کے لیے

اگر کسی انسان کا جائز کام ہے اور اس کا وہ جائز کام بھی رشوت دیئے بغیر نہیں ہو رہا تو اس صورت میں رشوت لینے والے کے لیے رشوت کا لینا حرام ہو گا، جب کہ رشوت دینے والا بری الذمہ ہو گا[24]۔

مذہب یہودیت میں رشوت کا حکم

رشوت کا معنی

انگریزی میں رشوت کے لیے Bribery کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے، یہ رشوت کے علاوہ اور بھی معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے تحفہ اور انعام کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے[25]۔

رشوت کی تعریف

"Aprice, reward, gift, or favor bestowed or promised to induce one to commit a wrong or illegal act[26]"

"کسی کو غیر قانونی یا غلط کام کرنے کے لیے اس کی قیمت، انعام، تحفہ، احسان یا کسی کام کا وعدہ کرنا رشوت ہے۔"

اس تعریف میں کسی کو کوئی بھی غیر قانونی یا غلط کام کرنے کی غرض سے اس کی کی قیمت، انعام، تحفہ، احسان یا کسی کام کرنے کا وعدہ کرنا یہ ساری صورتیں رشوت کے زمرے میں شامل ہو جاتیں ہیں۔

رشوت کی اقسام

رشوت کی دو اقسام ہیں[27]۔

Transactional Bribes

Variance Bribes

Transactional Bribes (قانونی کام کی رفتار تیز کرنا)

رشوت کی اس قسم کی تفصیل کچھ اس طرح سے بیان کی جاتی ہے کہ رشوت کی یہ قسم وہ ہے جس میں میں کوئی غیر قانونی کام نہیں لیا جاتا بلکہ اس میں کام کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے کچھ دیا جاتا ہے تاکہ کام کی رفتار میں اضافہ ہو جائے یا حصول حق کے لیے[28]۔

حکم

اس کے حکم کے بارے میں کہتے ہیں کہ حکام کو اس طرح رشوت نہیں لینی چاہیے اور رشوت کے بغیر کام کو صحیح رفتار کے ساتھ مکمل کرنا چاہیے اور اگر حکام کی طرف سے کام میں سستی کا مظاہرہ ہو تو لوگوں کو اس طرح کی رشوت دینے میں کوئی حرج نہیں ہے[29]۔

Variance Bribes (غیر قانونی کام کرنے کے لیے)

متغیر رشوت کی تفصیل میں ذکر کیا جاتا ہے کہ رشوت کی اس قسم میں وہ رشوت آئے گی جس میں کسی سے کوئی غیر قانونی کام لینے کے لیے کسی کو کچھ دیا جائے، تاکہ وہ اس کا کوئی غیر قانونی کام کر دے[30]۔

حکم

متغیر رشوت کے حکم کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں غیر قانونی کام لیا جاتا ہے اور غیر قانونی کام لینا کسی بھی طرح سے ٹھیک نہیں ہے اس لیے اگر کوئی متغیر رشوت دے گا تو اس کے لیے دینا اور لینے والے کے لیے لینا ٹھیک نہیں ہے۔[31]

رشوت کے احکامات

مذہب یہودیت رشوت کی واضح مذمت کرتا ہے۔ بائبل کی آیات اور ان کے محققین کے اقوال رشوت کی مذمت میں ذکر کیے رہے ہیں۔

رشوت کی مذمت عہد نامہ قدیم (مذہب یہودیت کی آسمانی کتب) میں

رشوت کی مذمت میں عہد نامہ قدیم کی پہلی آیت کریمہ

اس آیت سے اللہ تعالیٰ کے عمل کو واضح کیا جاتا ہے کہ وہ خود رشوت نہیں لیتا، اس لیے انسان کو بھی چاہیے کہ وہ بھی رشوت نہ لے۔ اللہ تعالیٰ رشوت نہیں لیتے اس کے بارے میں کتاب استثنا میں مذکور ہے:

"کیونکہ خداوند تمہارا خدا الٰہوں کا الٰہ خداوندوں کا خداوند ہے۔ وہ بزرگوار اور قادر اور مہیب خدا ہے جو رو رعایت نہیں کرتا اور نہ رشوت لیتا ہے[32]۔"

اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس مقام پر واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ خود رشوت نہیں لیتے تو اس لیے اس کو ماننے والوں کو بھی چاہیے کہ وہ بھی رشوت نہ لیں۔

رشوت کی مذمت میں عہد نامہ قدیم کی دوسری آیت کریمہ

قیام عدل اور رشوت سے بچنے کے بارے میں کتاب استثنا میں ذکر ہے:

"تو اپنے قبیلوں کی سب بستیوں میں جن کو خداوند تیرا خدا تجھ کو دے قاضی اور حاکم مقرر کرنا جو صداقت سے لوگوں کی عدالت کریں۔ تو انصاف کا خون نہ کرنا۔ تو نہ تو کسی کی رورعایت کرنا اور نہ رشوت لینا کیونکہ رشوت دانش مند کی آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہے اور صادق کی باتوں کو پلٹ دیتی ہے[33]۔"

اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ جب تم کو تمہارہ خدا تجھ کو کسی علاقے کی حکمرانی دے تو اس صورت میں اس جگہ تم نے نظام عدل کا قیام کرنا ہے اور نظام عدل کے قیام میں سب سے بڑی رکاوٹوں میں سے ایک رکاوٹ رشوت بھی آتی ہے۔ اسی لیے رشوت سے بچ کر نظام عدل کے قیام کا حکم دیا جارہا ہے۔ رشوت لینے کی صورت میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ رشوت دانش مند کی آنکھوں کو اندھ کر دیتی ہے اور صادقوں کی باتوں کو پلٹ دیتی ہے۔

رشوت کی مذمت میں عہد نامہ قدیم کی تیسری آیت کریمہ

رشوت لے کر فیصلے کرنے کی صورت میں خدا کی طرف سے عذاب کے نزول کے بارے میں کتاب میکاہ میں مذکور ہے:

"اس کے سردار رشوت لے کر عدالت کرتے ہیں اور اس کے کاہن اجرت لے کر تعلیم دیتے ہیں اور اس کے نبی روپیہ لے کر فالگیری کرتے ہیں تو بھی وہ خداوند پر تکیہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیا خداوند ہمارے درمیان نہیں؟ پس ہم پر کوئی بلا نہ آئے گی[34]۔"

ان آیات میں بنی یعقوب کے سرداروں اور بنی اسرائیل کے حاکموں کی عدالت و انصاف سے عداوت کا تذکرہ کر کے رشوت لے کر بے انصافی کرنے کی مذمت بیان کی گئی ہے، اس کے ساتھ یہ بات واضح کی گئی ہے کہ یہ لوگ رشوت لے کر فیصلے کرتے ہیں اور اس بات سے بے خوف ہو چکے ہیں کہ ان کے اوپر عذاب نہیں آئے گا۔

جب لوگوں میں رشوت عام ہو گی اور رشوت کی وجہ سے لوگوں میں بے انصافی ہو گی تو پھر بے انصافی لوگوں میں خونریزی کا سبب بنے گی۔ جس قوم میں خونریزی ہوتی ہے تو وہ قوم یکجا ہونے کی بجائے تتّر بتّر ہو کر رہ جاتی ہے۔

رشوت کی مذمت یہودی محققین کی نظر میں

عہد نامہ قدیم کی روشنی میں رشوت کے حکم کے بارے میں رچرڈ ایل لینگسٹن (Richard L. Langston) تحریر کرتے ہیں:

"In the case of bribery the guilt falls on both the bribe giver and the bribe taker[35]"

"رشوت کے معاملے میں قصور دونوں پر آتا ہے۔ رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا۔"

مصنف اس کتاب میں واضح کرتے ہیں کہ جرم رشوت صرف لینے والے پر نہیں آئے گا بلکہ اس میں قصور دونوں پر آئے گا۔ رشوت لینے اور رشوت دینے والے دونوں مجرم تصور کیے جائیں گے۔

اسی طرح مصنف رچرڈ ایل لینگسٹن رشوت اور بھتہ خوری کے بارے میں ذکر کرتے ہیں:

"Bribery and extortion as the same type of sin. Both deprive people of justice[36]."

"رشوت اور بھتہ خوری دونوں ایک ہی قسم کے گناہ ہیں۔ دونوں لوگوں کے درمیان عدل سے عاری ہیں۔"

ان تمام حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مذہب یہودیت کے دینی ادب میں رشوت کی سخت الفاظ کے ساتھ مذمت کی گئی ہے۔ یہ مذمت اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ مذہب یہودیت میں رشوت کی لین دین جائز نہیں ہے۔

مذہب عیسائیت میں رشوت کا حکم

رشوت کی تعریف

رشوت کی مختلف تعریفیں کی گئیں ہیں، ان میں سے دو کا یہاں پر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

پہلی تعریف

"Any thing given to a person to induce him to do some thing illegal or wrong, or agains this wishes[37]"

"کسی بھی شخص کو کوئی بھی چیز پیش کی جائے ناجائز یا غلط یا اپنی خواہش کے خلاف اسے آمادہ کرنے لیے۔"

اس تعریف کی روشنی میں، جب بھی کسی کو کوئی بھی چیز اس ارادے کے ساتھ پیش کی جائے گی کہ وہ یہ چیز لے کر اس کے بدلہ میں کوئی غلط کام کرے یا وہ ناجائز کام کرے یا جس کو رشوت دی جا رہی ہے وہ اپنے ضمیر کے خلاف کام کرے تو ایسی صورت میں دی گئی کوئی بھی چیز ہو گی تو وہ رشوت کے زمرے میں آئے گی۔

دوسری تعریف

رشوت ستانی کا مطلب ہے، اس مقصد سے تحفے یا نقد رقم دینا یا لینا یا طرف داری کرنا کہ فرض کی ادائیگی نامناسب طور پر متاثر ہو جو کہ غیر جانب داری سے اور بے جا اثر کے بغیر ادا ہونا چاہیے[38]۔

اس تعریف میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ کسی کو اس کے فرض کی ادائیگی سے نامناسب طریقے سے ہٹانے کی خاطر جو تحفہ یا نقد رقم دی جائے گی تو وہ رشوت کے حکم میں آئے گا۔

رشوت کی اقسام

رشوت کی دو اقسام ہیں[39]۔

Transactional Bribes

Variance Bribes

Transactional Bribes (قانونی کام کی رفتار تیز کرنے کے لیے)

رشوت کی یہ قسم وہ ہے جس میں میں کوئی غیر قانونی کام نہیں لیا جاتا بلکہ اس میں کام کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے کچھ دیا جاتا ہے تاکہ کام کی رفتار میں اضافہ ہو جائے یا حق حاصل کرنے کے لیے[40]۔

حکم

اس کا حکم یہ ہے کہ حکام کو اس طرح رشوت نہیں لینی چاہیے اور رشوت کے بغیر کام کو صحیح رفتار کے ساتھ مکمل کرنا چاہیے اور اگر حکام کی طرف سے کام میں سستی کا مظاہرہ ہو تو لوگوں کو اس طرح کی رشوت دینے میں کوئی حرج نہیں ہے[41]۔

Variance Bribes (غیر قانونی کام کے لیے)

رشوت کی اس قسم (متغیر رشوت) میں وہ رشوت آئے گی جس میں کسی سے کوئی غیر قانونی کام لینے کے لیے کسی کو کچھ دیا جائے، تاکہ وہ اس کا کوئی غیر قانونی کام کر دے[42]۔

حکم

اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں غیر قانونی کام لیا جاتا ہے اور غیر قانونی کام لینا کسی بھی طرح سے ٹھیک نہیں ہے اس لیے اگر کوئی متغیر رشوت دے گا تو اس کے لیے دینا اور لینے والے کے لیے لینا ٹھیک نہیں ہے اور اس طرح رشوت کا لینا اور دینا گناہ ہے اور رشوت دینے والا تو دگنا گناہ کرتا ہے ایک تو رشوت دینے کا گناہ اور اس کے ساتھ دوسرے کو غلط کام کے اوپر لگانے کا گنا بھی ہو گا[43]۔

مذہب عیسائیت میں مختلف انداز کے ساتھ مثالیں دے کر رشوت کی مذمت کی گئی ہے۔ مثالیں دے کر سمجھایا گیا ہے کہ رشوت کی لالچ میں آکر انسان کتنی گھٹیا حرکات کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

رشوت کا حکم

مذہب عیسائیت رشوت کی مذمت کرتا ہے۔ رشوت کی حقیقت یہ ہے کہ رشوت لینے اور دینے والے دھوکہ، فریب، فراڈ، جھوٹ، جھوٹی قسم، اور جھوٹی گواہی دیں گئے۔ اس کے علاوہ اپنے مال کا جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء کردہ نعمت ہے اس کا غلط استعمال بھی آئے گا۔

رشوت کی مذمت عہد نامہ جدید (مذہب عیسائیت کی آسمانی کتب) میں

مذہب عیسائیت میں مختلف انداز کے ساتھ مثالیں دے کر رشوت کی مذمت کی گئی ہے۔ مثالیں دے کر سمجھایا گیا ہے کہ رشوت کی لالچ میں آکر انسان کتنی گھٹیا حرکات کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

رشوت کی مذمت عہد نامہ جدید کی پہلی آیت کریمہ

سب سے پہلے اس بات کو واضح کیا جاتا ہے کہ مذہب عیسائیت میں حق پرستی کے ساتھ محبت نہ کرنے والوں کے بارے میں کیا تعلیمات ہیں۔

جو شخص رشوت دے گا یا لے گا تو وہ حق پرستی کی بجائے باطل کا ساتھ دینے والا ہو گا۔ باطل کا ساتھ دینے کے بارے میں ۲۔ تھسّلنیکیوں میں مذکور ہے:

"اور ہلاک ہونے والوں کے لیے ناراستی کے ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہو گی اس واسطے کہ انہوں نے حق کی محبت کو اختیار نہ کیا جس سے ان کی نجات ہوتی[44]۔"

ان آیات سے اس بات کی طرف رہنمائی ملتی ہے کہ جو شخص حق کا راستہ اختیار نہیں کرتا اس شخص کے لیے نجات نہ ہو گی۔ اس شخص کو بطور سزا گمراہ کرنے والی تاثیر کو بھیجا جائے گا، جس وجہ سے وہ جھوٹ کو سچ تصور کرنے لگے گا۔ اللہ تعالی کی طرف سے ان کے لیے ایسا کرنا یہ ان کے لیے سزا کے طور پر ہو گا۔

رشوت کی مذمت عہد نامہ جدید کی دوسری آیت کریمہ

رشوت لینے والا انسان مال و دولت کی لالچ میں آکر رشوت لیتا ہے۔ اسی لیے مذہب عیسائیت نے مال و دولت کی لالچ کے بارے میں ذکر کیا کہ مال و دولت کی لالچ انسان کی تباہی کا ذریعہ ہے۔

مال و دولت انسان کے لیے تباہی کا ذریعہ ہونے کے بارے میں تیمتھیس کے نام پولس رسول کا پہلا خط میں مذکور ہے:

"کیونکہ زر کی دوستی ہر قسم کی برائی کی جڑ ہے جس کی آرزو میں بعض نے ایمان سے گمراہ ہو کر اپنے کو طرح طرح کے غموں سے چھلنی کر لیا[45]۔"

مال و دولت کی محبت انسان کو مختلف برائیوں کی طرف لے کر جاتی ہے اور اس کی محبت انسان کو گمرائیوں کی طرف لے کر جانے کا ذریعہ بھی بن جاتی ہے۔ اسی وجہ سے انسان کو مال و دولت کی لالچ سے بچنے کے بعد اس طرف رہنمائی فرمائی ہے کہ انسان کو جو مال و دولت اللہ تعالیٰ نے عطاء کیا ہے اس کا استعمال بھی صحیح ہونا چاہیئے۔ انسان اپنے مال و دولت کو کسی کے حق کو ضبط کرنے اور کسی کو نقصان پہنچانے کی بجائے اس کے صحیح استعمال کا حکم دیا گیا ہے۔

رشوت کی مذمت عہد نامہ جدید کی تیسری آیت کریمہ

مال و دولت کے صحیح استعمال کے بارے میں تیمتھیس کے نام پولس رسول کا پہلا خط میں مذکور ہے:

"اس موجودہ جہاں کے دولت مندوں کو حکم دے کہ مغرور نہ ہوں اور ناپائیدار دولت پر نہیں بلکہ خدا پر امید رکھیں جو ہمیں لطف اٹھانے کے لیے سب چیزیں افراط سے دیتا ہے۔ اور نیکی کریں اور اچھے کاموں میں دولت مند بنیں اور سخاوت پر تیار اور امداد پر مستعد ہوں۔ اور آئندہ کے لیے اپنے واسطے ایک اچھی بنیاد قائم کر رکھیں تا کہ حقیقی زندگی پر قبضہ کریں[46]۔"

ان آیات میں دولت کو نیکی کے راستے میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ مستقبل کے حوالہ سے ذکر کیا گیا ہے کہ اس کے لیے ایک اچھی بنیاد رکھی جائے۔ رشوت جیسے برے کاموں پر خرچ کر کے مستقبل کے حوالے سے اچھی بنیاد تو نہیں رکھی جا سکتی۔ اس لیے انسان اپنے مال و دولت کو صحیح معنوں میں نیکی کے راستے پر خرچ کرے۔

رشوت کی مذمت عیسائی محققین کی نظر میں

ناجائز راستہ اختیار کرنے کے لیے مال و دولت کا استعمال کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ کتاب اعمال میں اس کی مذمت کی گئی ہے، جن آیات میں اس کی مذمت کی گئی ہے، ان آیات کی تفسیر عیسائی مصنف ولیم میکڈونلڈ نے اپنی کتاب تفسیر الکتاب میں اس طرح سے کی ہے:

"۸: ۱۸-۲۱ "شمعون" جادوگر اس بات سے بے حد متاثر ہوا کہ "رسولوں کے ہاتھ رکھنے سے روح القدس دیا جاتا ہے" اس کو اس بات کے گہرے روحانی مضمرات کی کوئی سمجھ نہ تھی بلکہ وہ اسے کوئی فوق الفطرت قوت ہی سمجھتا تھا جس سے اسے اپنے کاروبار میں بہت مدد مل سکتی تھی۔ چنانچہ اس نے یہ اختیار خریدنے کے لیے رسولوں کو روپوں کی پیشکش کی۔

پطرس کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ "شمعون" حقیقی طور پر تبدیل نہیں ہوا تھا۔ غور کریں۔

"تیرے روپے تیرے ساتھ غارت ہوں"۔ کوئی ایمان دار کبھی غارت نہیں ہوگا (یوحنا ۳:۱۶)۔

"تیرا اس امر میں نہ حصہ ہے نہ بخرہ"۔ دوسرے لفظوں میں وہ اس رفاقت و شراکت سے باہر یا محروم تھا۔

"تیرا دل خدا کے نزدیک خالص نہیں"۔ یہ ایک غیر نجات یافتہ انسان کا موزوں بیان ہے۔

"تو پت کی سی کڑواہٹ اور ناراستی کے بند میں گرفتار ہے"۔ کیا یہ الفاظ کسی ایسے شخص پر صادق آ سکتے ہیں جو واقعی نئے سرے سے پیدا ہو چکا ہے؟

۸: ۲۲-۲۴ پطرس نے "شمعون" کو تلقین کی "اپنی اس بدی سے توبہ کر اور خداوند سے دعا کر" کہ تیرے اس برے خیال کی معافی ہو جائے۔ شمعون نے جواب میں پطرس سے کہا کہ تو شفاعت کے لیے میرے اور خدا کے بیچ میں درمیانی ہو۔ شمعون نے سچی توبہ نہیں کی تھی۔ اس کا ثبوت یہ الفاظ ہیں کہ "تم میرے لیے خداوند سے دعا کرو کہ جو باتیں تم نے کہیں ان میں سے کوئی مجھے پیش نہ آئے"۔ اسے اپنے گناہ پر تاسف نہیں تھا۔ اسے صرف فکر تھی کہ گناہ کے جو نتائج ہیں ان سے بچا رہوں[47]۔"

ان آیات میں جو مثال دی گئی ہے اس کی تفسیر سے بالکل یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ شمعون نے کاروبار کی خاطر پطرس کو رشوت دینے کی کوشش کی اور اس کی پھر پطرس بہت ہی سخت الفاظ کے ساتھ مذمت کرتے ہوئے نظر آتا ہے۔

انسان مال و دولت کی لالچ میں آ کر حق بات کرنے کی بجائے جھوٹ بھی بول دیتا ہے اور اس کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے کسی نہ کسی کو نقصان لازمی طور پر ہوگا۔

مال و دولت کی غرض سے حضرت عیسیٰؑ کو دھوکے کے ساتھ پکڑوانے کی کوشش کرنا تو اس کے بارے میں کتاب لوقا میں مذکور ہے:

" اور شیطان یہوداہ میں سمایا جو اسکریوتی کہلاتا اور ان بارہ میں شمار کیا جاتا تھا۔ اس نے جا کر سردار کاہنوں اور سپاہیوں کے سرداروں سے مشورہ کیا کہ اس کو کس طرح ان کے حوالہ کرے۔ وہ خوش ہوئے اور اسے روپے دینے کا اقرار کیا۔ اس نے مان لیا اور موقع ڈھونڈنے لگا کہ اسے بغیر ہنگامہ ان کے حوالہ کر دے[48]۔"

ان آیات کی تفسیر عیسائی مصنف ولیم میکڈونلڈ نے اپنی کتاب تفسیر الکتاب میں اس طرح سے کی ہے:

"۲۲:۳۔ "یہوداہ" جس کا لقب "اسکریوتی" تھا، بارہ شاگردوں میں شامل تھا۔ "اور شیطان یہوداہ میں سمایا"۔ یوحنا ۱۳:۲۷ میں بیان ہوا ہے کہ عید فسح کے کھانے پر یسوع نے یہوداہ کو نوالہ دیا۔ اس کے بعد شیطان اس میں سمایا۔ ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یہ عمل تدریجی مراحل میں ہوا۔ یا لوقا درست وقت پر نہیں بلکہ اس حقیقت پر زور دے رہا ہے۔

۲۲: ۴۔۷۔ بہر صورت یہوداہ نے "سردار کاہنوں اور سپاہیوں" سے سودا کر لیا۔ "سپاہیوں" سے مراد یہودی ہیکل کے محافظ دستہ کے سرداروں سے ہے۔ اس نے بڑی احتیاط سے منصوبہ بنایا کہ کس طرح یسوع کو "ان کے حوالہ کرے" کہ کسی قسم کا بلوہ بھی نہ ہو۔ یہ منصوبہ بالکل قابل قبول تھا۔ چنانچہ انہوں نے اسے "روپے دینے کا اقرار کیا"۔ کتاب مقدس کے دوسرے مقامات سے پتہ چلتا ہے کہ چاندی کے تیس سکوں (روپوں) میں سودا طے ہوا تھا۔ چنانچہ یہوداہ جا کر اپنے غدارانہ منصوبے کی تفاصیل بنانے لگا[49]۔"

ان آیات سے واضح پتہ چلتا ہے کہ یہوداہ رشوت لے کر غداری پر اتر آیا اور حضرت عیسیٰؑ کی گرفتاری کی کوشش کرنے لگا۔ مذہب عیسائیت میں رشوت کی واضح الفاظ میں مذمت کی گئی ہے۔ عیسائی مصنف ڈیرک میلکم نے اپنی کتاب مسیحی اخلاقیات میں عہد نامہ قدیم سے رشوت سے متعلقہ واضح احکامات کا ذکر کیا ہے۔ جن حوالہ جات کا مصنف نے ذکر کیا ہے ان میں سے چند کا ادھر ذکر کیا جاتا ہے تاکہ رشوت کے متعلق مذہب عیسائیت کے نظریات بالکل واضح ہو جائیں۔

کتاب مسیحی اخلاقیات میں مذکور ہے:

"بائبل مقدس ہر قسم کی رشوت ستانی کی مذمت اور ممانعت کرتی ہے۔ یہاں بھی خدا کی ذات اور سیرت ہی وہ حتمی معیار ہے جس پر اس قسم کا چلن اور کردار ناپا جاتا ہے۔ وہ رشوت ستانی سے بالاتر ہے اور اسے رشوت نہیں دی جا سکتی۔

"کیونکہ خداوند تمہارا خدا الٰہوں کا الٰہ، خداوندوں کا خداوند ہے۔ وہ بزرگوار اور قادر اور مہیب خدا ہے جو رو رعایت نہیں کرتا اور نہ رشوت لیتا ہے۔ وہ یتیموں اور بیواؤں کا انصاف کرتا ہے اور پردیسی سے ایسی محبت رکھتا ہے کہ اسے کھانا اور کپڑا دیتا ہے۔"

کتاب مقدس میں بہت سی آیات رشوت ستانی کی مذمت کرتی ہیں۔ عام طور سے ان آیات کا سیاق وسباق عدالت میں غیر جانب درانہ اور بے رو رعایت انصاف کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ تاہم رشوت ستانی کی اتنی شدید مذمت کی گئی ہے کہ بالکل واضح ہو گیا ہے کہ کوئی ایسی صورت حال نہیں جس میں رشوت ستانی برداشت کی جا سکے۔"

ان تمام باتوں اور حوالہ جات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مذہب عیسائیت بھی رشوت کی لین دین کی سخت مخالفت کرنے والا مذہب ہے۔

تقابلی جائزہ

سامی مذاہب میں دلائل کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ رشوت کے احکامات کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان تینوں مذاہب میں رشوت کے متعلقہ احکامات یکساں نظر آتے ہیں۔ یہ تینوں مذاہب رشوت کی حرمت کے قائل ہیں اور رشوت کی لین دین کو اکثر صورتوں میں حرام سمجھتے ہیں اور بعض صورتوں میں اختلاف پایا جاتا ہے جو کہ درجہ ذیل ہیں۔

غیر قانونی کام کرانے کی غرض سے کسی کو رشوت دینا یا کسی سے رشوت لینا یا منصب، عہدہ اور ملازمت حاصل کرنے کے لیے رشوت دینا تینوں مذاہب میں جائز نہیں ہے۔

اگر کام جائز ہے اور قانونی لحاظ سے اس کا ایک وقت مقرر ہو، اس میں جلدی کام کو مکمل کرنے کے لیے رشوت کا دینا، مذہب اسلام میں جائز نہیں ہے۔ مذہب یہودیت اور مذہب عیسائیت میں ایسی صورت میں رشوت کا دینا جائز ہے۔

اگر کام جائز ہے اور قانونی لحاظ سے اس کا ایک وقت مقرر ہو، اس میں جلدی کام کو مکمل کرنے کے لیے رشوت کا لینا، مذہب اسلام میں جائز نہیں ہے۔ مذہب یہودیت اور مذہب عیسائیت میں ایسی صورت میں رشوت کا دینا جائز ہے لیکن لینا بہتر نہیں ہے۔

حصول حق اور رفع ظلم کے لیے کسی کو رشوت دینا مذہب اسلام میں بہتر نہیں ہے، اگر مجبوراً دینا پڑ جائے تو دینے والا گنہگار نہیں ہو گا لیکن لینے والا گنہگار ہو گا۔ مذہب یہودیت اور مذہب عیسائیت میں اس صورت میں رشوت کا دینا جائز ہے۔ اسی لیے سامی مذاہب کے پیروکاروں کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ اپنے مذاہب کی تعلیمات کی روشنی میں رشوت جیسے برے معاملات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔

حواشی و حوالہ جات

1 المرسی، علی بن اسماعیل، المخصص 4: 469، دار لاحیاء التراث العربی، بیروت، 1417ھ---الدینوری، عبد اللہ بن مسلم ، الجراثیم 1: 420، وزارۃ الثقافۃ، دمشق (س-ن)

2 الفراہیدی، الخلیل بن احمد، کتاب العین 6: 281، مکتبۃ الہلال، 2010ء

3 عبدالحمید عمر، احمد مختار، معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ 1: 190، عالم الکتب، 1429ھ

4 الجرجانی، علی بن محمد بن علی، کتاب التعریفات 1: 111، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1403ھ

5 المحاربی، عبدالحق بن غالب، المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز 3: 419، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1422ھ

6 سورۃ البقرۃ 2: 188

7 النیسابوری، علی بن احمد، الوسیط فی تفسیر القرآن المجید 1: 289، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، 1415ھ

8 المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز 1: 260

9 الرازی، ابو عبداللہ محمد بن عمر، تفسیر الکبیر 5: 280، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1420ھ

10 سورۃ المائدہ 5: 42

11 الثعلبی، احمد بن محمد بن ابراہیم، الکشف والبیان عن تفسیر القرآن 4: 67، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1422ھ
12 المخزومی، مجاہد بن جبر، تفسیر مجاہد 1: 309، دار الفکر الاسلامی الحدیثۃ، مصر، 1410ھ
13 الازدی البلخی، مقاتل بن سلیمان بن بشیر، تفسیر مقاتل بن سلیمان 1: 478، دار احیاء التراث، بیروت، 1423ھ
14 ابو جعفر الطبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تاویل القرآن 10: 318، موسسۃ الرسالۃ، 1420ھ
15 الرازی، عبد الرحمن بن محمد بن ادریس، تفسیر القرآن العظیم 4: 1135، مکتبۃ نزار مصطفی الباز، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، 1419ھ
16 الثعلبی، احمد بن محمد بن ابراہیم، تفسیر الثعلبی 4: 67 دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1422ھ
17 مجموعۃ من العلماء باشراف مجمع البحوث الاسلامیۃ بالازہر، التفسیر الوسیط للقرآن الکریم 2: 1077، الہیئۃ العامۃ لشئون المطابع الامیریۃ، 1393ھ
18 ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، حدیث (2313) دار احیاء التراث، بیروت، 1423ھ
19 ابو الحسن نور الدین علی بن ابی بکر بن سلیمان، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، حدیث (7024) مطبع وسن اشاعت نامعلوم
20 ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن حنبل، مسند الامام احمد بن حنبل، حدیث (9023)، موسسۃ الرسالۃ، 1421ھ
21 الرازی، احمد بن علی ابو بکر، احکام القرآن 4: 85، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1405ھ
22 جانباز، محمد علی، رزق حلال اور رشوت: 75، ادارہ جامعہ رحمانیہ، سیالکوٹ، 2005ء
23 ابن السِّمنانی، روضۃ القضاۃ وطریق النجاۃ 1: 88، مطبع وسن اشاعت نامعلوم
24 ابن الموصلی، محمد بن محمد بن عبد الکریم، حسن السلوک الحافظ دولۃ الملوک: 136، دار الوطن، الریاض (س۔ن)
25 Ronald L.Koteskey, Missionaries and Bribes, Member Care Consultant Go International, 2010, p34.
26 Ibid, p21.
27 Ibid, p25-26.
28 Ibid, p25-26.
29 Ronald L.Koteskey, Missionaries and Bribes, p30 .
30 Ibid, p25 -26.
31 Ibid, p30.
32 استثنا، باب 10، آیت 17
33 استثنا، باب 16، آیت 18 تا 19
34 میکاہ، باب 3، آیت 11
35 Richard L. Langston, Bribery and the Bible, Campus Crusade Asia Limite, Page nm 39,1991
36 Bribery and the Bible, Page nm 39,1991
37 Ibid P12.
38 ڈیرک میلکم، مسیحی اخلاقیات: 215، مطبع وسن اشاعت نامعلوم
39 Richard L. Langston, Bribery and the Bible, P 14.
40 Ibid.

41 مسیحی اخلاقیات: 219

42 Richard L. Langston, Bribery and the Bible, P15.

43 مسیحی اخلاقیات: 219

44 تھسلنیکیوں، باب 2، آیت 11

45 تیمتھیس، باب 6، آیت 10

46 تیمتھیس، باب 6، آیت 17 تا 19

47 ولیم میکڈونلڈ، تفسیر الکتاب، جیکب سموئیل 71-69 :3 :3، مسیحی اشاعت خانہ، فیروز پور روڈ لاہور، اشاعت دوم، 1999ء

48 لوقا، باب 22، آیت 3 تا 6

49 تفسیر الکتاب، جیکب سموئیل 2: 207